احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۵۰ منگل ۱۸۔ رمضان ۱۴۱۴ھ، یکم۔ امان ۷۳ ۱۳ہش، یکم۔ مارچ ۱۹۹۴ء

رمضان تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے

صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ (رمضان) تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جنگ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبردست حکمت عملی ستاروں کی طرح روشن رہے گی

اُحد کے میدان میں ساری قوم پر نیند نازل ہونا اللہ تعالیٰ کا اعجاز تھا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ۱۷۔ فروری ۱۹۹۴ء کو احمدیہ ٹیلی ویژن پر درس قرآن کے موقع پر بیان کردہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۱۷ فروری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر سورہ آل عمران کی آیت ۱۵۵ کا درس دیا آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ

"پھر اس نے اس غم کے بعد تم پر نیند نازل کی جو تم میں ایک گروہ پر طاری ہو رہی تھی اور ایک گروہ ایسا تھا کہ انہیں ان کی جانوں نے فکر مند کر رکھا تھا وہ اللہ کی نسبت جھوٹے جاہلیت کے گمانوں کی طرح جھوٹے گمان کر رہے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ کیا حکومت میں ہمارا بھی کچھ دخل ہے تو کہہ دے کہ حکومت ساری اللہ ہی کی ہے۔ وہ (منافق) اپنے دلوں میں وہ کچھ چھپاتے ہیں جسے وہ تجھ پر ظاہر نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہمارا بھی حکومت میں کچھ دخل ہوتا تو ہم یہاں مارے نہ جاتے۔ تو کہہ دے کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی رہتے تو جن لوگوں پر لڑائی فرض کی گئی ہے وہ اپنے (قتل ہو کر) لیٹنے کی جگہوں کی طرف ضرور نکل کھڑے ہوتے۔ تاکہ جو تمہارے سینوں میں ہے اللہ اس کا امتحان کرے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے پاک و صاف کرے اور اللہ سینوں کی باتوں کو بھی خوب جانتا ہے۔

درس کی ابتداء میں حضرت صاحب نے مختلف اہم الفاظ کی لغوی بحث کر کے ان کے مطالب کو واضح فرمایا۔

اس آیت میں جس نیند کا ذکر ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اُحد کے دن عین جنگ میں ہمیں نیند نے آدبایا تھا۔ تلوار میرے ہاتھ میں تھی وہ نیند کے مارے گرنے والی ہوتی تو میں اسے تھام لیتا۔ میں نے دیکھا کہ ہر شخص اونگھتے ہوئے اپنی ڈھال پر جھک رہا تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا "نعاس" ایسی نیند کو کہتے ہیں جو مکمل نیند اور بیداری کے درمیان ہوتی ہے۔ اس سے آرام حاصل ہو جاتا ہے لیکن کامل غفلت کی حالت طاری نہیں ہوتی یہ نیند کی کیفیت اچانک گویا آسمان سے نکلی ہے جس نے ان صحابہ کو ڈھانک لیا۔ اس وقت ان کو اس آرام کی شدید ضرورت تھی۔ لیکن آرام کا وقت نہ تھا۔

حضرت صاحب کا اپنا واقعہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایسی کیفیت مجھ پر بھی بعض دفعہ طاری ہوتی ہے۔ بعض اوقات جب رات کو نیند کا وقت کم ملتا تھا تو میں نماز فجر کے بعد جب سیر کے لئے جاتا تھا تو چند قدم چلتے چلتے سو بھی جایا کرتا تھا۔ لیکن گرتا نہ تھا۔ گرنے سے پہلے ایک چھوٹا سا جھٹکا لگتا اور میں دوبارہ ہوشیار ہو جاتا تھا۔ میں چلتا بھی رہتا تھا اور سو بھی لیتا تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جب میں نے (امامت سے پہلے) ۱۹۵۷ء میں امریکہ کا دورہ کیا تو ایک ایک دن میں سات سات سو میل بھی گاڑی ڈرائیو کی۔ ایسے میں تھکن کی وجہ سے بعض اوقات گاڑی چلاتے چلاتے تھوڑی دیر کے لئے مجھے اونگھ بھی آجاتی تھی۔ مگر اتنی نہیں کہ گاڑی ہاتھ سے نکل جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ احد میں یہ واقع ہونا کہ ساری قوم نیند کی حالت میں چلی جائے اور ابھی لڑائی بھی جاری ہو اور دشمن کا خطرہ بھی ہو ایک اعجاز ہے اور ایک نفسیاتی حقیقت پر مبنی ہے۔ کیونکہ انفرادی طور پر ایک دو اشخاص کے ساتھ تو ایسا ہونا ممکن ہے لیکن لڑائی کی حالت میں سب پر یہ کیفیت اجتماعی طور پر طاری ہو جائے یہ ایک اعجازی کیفیت تھی۔

حضرت صاحب نے مستشرق وہیری کے اعتراض کا حوالہ دیا جس نے کہا ہے کہ اللہ نے جو یہ کہا ہے کہ 'حکومت ساری اللہ کی ہے اس میں اسلام کی یہ تعلیم بیان کی گئی ہے کہ انسان تقدیر کے ہاتھ میں شطرنج کے بے بس مہروں کی طرح ہے۔ ہر چیز جبری طور پر آسمان پر طے پاتی ہے اور اس سے کسی کو مفر نہیں ہو سکتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ غلط ہے۔ دین حق کی یہ تعلیم نہیں ہے۔ میں نے پہلے

باقی صفحہ ۵ پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم شفیق الرحمان صاحب اطہر مربی سلسلہ کی خوش دامن محترمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ ملک سلطان علی صاحب ریحان (استاد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ) صدر لجنہ حلقہ نصیر آباد مورخہ ۹۴-۲-۲۶ بروز ہفتہ میو ہسپتال لاہور میں وفات پاگئی ہیں۔

موصوفہ مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی موصوف مربی سلسلہ کی بیٹی، محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید کی بھانجی اور چوہدری نفیس احمد صاحب مینیجر حبیب بینک ربوہ کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ نے دو بیٹے محمد احمد نعیم (شاہد) اور نجیب احمد صاحب اور چھ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین تحریر فرماتے ہیں۔ رمضان المبارک کی مناجات میں جملہ مربیان کرام کو بھی دعاؤں میں یاد رکھنے کی عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو علمی، عملی اور اخلاقی میدانوں میں غیر معمولی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی توفیق بخشے۔ اور خدمت انسانیت و خدمت سلسلہ میں اپنے پیارے امام کی تمناؤں کو پورا کرنے والا بنائے۔ اسی طرح اسیران راہ مولا کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ان اسیران میں پرانے اور نئے مربیان بھی شامل ہیں۔ پرانے مربیان میں سے مکرم و محترم مولانا نسیم سیفی صاحب جو الفضل کے ایڈیٹر ہونے کے باعث اسیران راہ مولا میں شامل ہیں اور اپنے چار ساتھیوں سمیت جیل میں محبوس ہیں۔ نئے مربیان کرام میں مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ ساہیوال اپنے چار ساتھیوں سمیت اپنا دسواں رمضان جیل میں گزار رہے ہیں۔ ان سب کے لئے اور ان کے لواحقین کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

یکم - امان ۷۳ ۱۳ہش — یکم - مارچ ۱۹۹۴ء

جھگڑے دور کرنے کا تیر بہدف طریق

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے شروع کرکے تمام آئمہ جماعت احمدیہ کے ارشادات میں یوں تو بنیادی طور پر ساری باتیں ایک سی ہیں لیکن ان سب بزرگان کے پاکیزہ ارشادات میں سے ایک بات ایسی غیر معمولی ہے جو سب بزرگان کے درمیان مشترک ہونے کی وجہ سے ایک خاصی اہمیت رکھتی ہے اور ہمارا خیال ہے کہ احباب جماعت کے ذہنوں میں یہ ضروری بات اپنی پوری اہمیت سے جاگزیں نہیں ہوسکی۔

وہ بات یہ ہے کہ تنازعات کا حل کیا ہے۔ اور یا یہ کہ تنازعات کس طرح کم ہوسکتے ہیں۔ اگر اس کا حل نکال لیا جائے تو یہ دنیا کتنی خوشگوار ہوجائے۔ ہر طرف امن سکون صلح اور شانتی ہو اور دنیا کے دکھوں میں زبردست کمی واقع ہوجائے۔

لیکن سوال یہی ہے کہ دنیا بھر کے جھگڑوں کو ختم کیسے کیا جائے؟ اس کا جواب جو سب بزرگوں نے مشترکہ طور پر بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ اپنا حق خدا کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ خود سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کیا جائے۔ صرف خدا کے لئے۔ صرف اس لئے کہ میں اپنا معاملہ خود حل نہیں کرتا میں اپنا معاملہ خدا پر چھوڑتا ہوں اگر میں حق پر ہوں تو وہ مجھے اپنی جناب سے اس کا اجر اور بدلہ اس دنیا میں یا آخرت میں جہاں وہ پسند کرے عطا کردے گا۔ اور اگر میں اپنی دانست میں تو سچا ہوں لیکن میرے نفس نے مجھے دھوکا دیا ہوا ہے اور فی الحقیقت میں جھوٹا ہوں اور حق کا دعویٰ غلط طور پر کررہا ہوں تو اللہ مجھے گناہ گار ہونے سے بچالے گا۔

یہ ہے تنازعات کو دور کرنے کا صحیح طریق۔ اجر اور بدلہ اللہ سے مانگ کر جھگڑے دور کرنے کا سلسلہ شروع ہوجائے تو ہر شخص ہر دکھ کو اپنے سینے پر لے لے۔ اللہ کی جناب میں آنسو بہائے۔ اللہ کے آگے روئے اور اللہ ہی سے بدلہ طلب کرے۔ اگر ایسا ہوسکے۔ اگر ایسا ہوسکے۔ تو دنیا بھر کی عدالتیں ویران نہ ہوجائیں۔ ایک دوسرے سے دست و گریبان ہونے والے اپنی کدورتیں اپنے اپنے سینوں میں لے کر مولا کے دربار میں حاضر ہوجائیں۔

اور اگر ایسا ہوجائے تو جو بدلہ وہاں سے ملے گا وہ کتنا عظیم الشان۔ کتنا زبردست اور کتنا اعلیٰ ہوگا۔ اس کا اندازہ وہ بخوبی کرسکتے ہیں جن کو زندہ خدا کی ہستی پر مضبوط ایمان ہے!!

حوالات میں کوئی ٹی وی نہیں ہے
مگر میری چشمِ تصوّر نے دیکھا
امام ہمام آگئے سامنے، اور
سنا آپ کے منہ سے ہی میں نے خطبہ

ابوالاقبال ۲۰-۲-۹۴

مری اُڑان کا معیار پوچھتے ہو تم
مری نظر میں فلک بھی زمیں سے دور نہیں
جو میرے ساتھ قدم سے قدم ملا نہ سکا
یہ اُس کا اپنا ہے، میرا کوئی قصور نہیں

۲۰-۲-۹۴

آپ نے میری ہتھکڑی چُومی
آپ نے مجھ سے اتنا پیار کیا
میرے ہونٹوں کی مسکراہٹ نے
آپ کے دل کو سوگوار کیا

۲۴-۲-۹۴

جلوۂ بیدار سے آنکھیں اگر ہوں آشنا
ذرّہ ذرّہ میں گل و گلزار آتا ہے نظر
غم زدہ دل میں نہاں ہے سرخوشی کا بانکپن
پُھوٹتا ہے رات ہی کی کوکھ سے نُورِ سحر

۲۱-۲-۹۴

ابوالاقبال

ایک غزل - اسیران کیلئے

سجا تھا سینے پہ میرے تمہارے ہجر کا زخم
جسے زمانہ سمجھتا رہا گلاب کا پھول

پھر ایک بار بنے کوہ طور کا منظر
کسی کے دل پہ اگر ہو تمہارے دُکھ کا نزول

تمہاری آنکھ کے آنسو کی مسکراہٹ سے
سمجھ میں آئے وفاؤں کے بے نظیر اصول

جو اس کے سینے میں عرش بریں سے اتری ہیں
تمہیں نصیب ہوا ان محبتوں کا حصول

عجیب عشق ہے صحرا نوردیوں کی بجائے
وفا کی رہ میں سلاسل کو کر رہا ہے قبول

آصف محمود باسط

دعاؤں سے اللہ کے حضور شور مچائیں کہ دین حق کو غلبہ نصیب ہو

بڑی بڑی طاقتیں دین حق کے خلاف صف آرا ہو چکی ہیں خدا کی مدد کے بغیر ہم انکا مقابلہ نہیں کر سکتے

صحابہ کرام نے جنگ اُحد میں غیر معمولی بہادری اور فدائیت کا مظاہرہ کیا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے درس قرآن فرمودہ ۱۶- فروری ۱۹۹۴ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۱۶- فروری سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر درس قرآن دیتے ہوئے سورہ آل عمران کی آیت ۱۵۳ کی تشریح فرمائی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس آیت میں مسلمانوں کو رعب حاصل کرنے کا جو بیان کیا گیا ہے وہ ہمیشہ کے لئے ہے وقتی نہیں ہے۔ ہمیشہ مسلمانوں کو یہ حالت حاصل ہونے خبر دی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ شرک اپنی ذات میں کمزور ہے۔

سات زبانوں میں درس کا ترجمہ

آج بعض تیکنیکی خرابیوں کی وجہ سے حضرت صاحب کا یہ درس ۳۷- منٹ لیٹ شروع ہوا۔ چنانچہ اس کے وقت میں اضافہ کر دیا گیا۔ اور یہ درس پاکستان کے وقت کے مطابق قریباً پانچ بجے شروع ہو کر سات بجے تک جاری رہا۔ یہ درس حسب معمول احمدیہ ٹیلی ویژن پر جمعہ کے سوا روزانہ (ماہ رمضان کے دنوں میں) لائیو ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے۔ حضرت صاحب یہ درس اردو میں دیتے ہیں جبکہ سات زبانوں میں اس کاررواں ترجمہ نشر کیا جاتا ہے۔ یہ زبانیں' انگریزی' عربی' بوسنین' رشین' جرمن' فرنچ اور ٹرکش ہیں۔ انگریزی ترجمہ محترمہ حامدہ فاروقی صاحبہ' عربی ترجمہ مکرم عبد المنان طاہر' بوسنین ترجمہ محترمہ زیمافلپ وچ اور سلمٰی صاحبہ' رشین ترجمہ مکرم راویل صاحب جرمن ترجمہ مکرم نوید حمید صاحب' فرنچ ترجمہ مکرمہ عبادہ رانموس اور مکرمہ منصورہ شریف صاحبہ اور ٹرکش ترجمہ مکرم ڈاکٹر عبد الغفار صاحب کر رہے ہیں۔

اللہ کے وعدے تقویٰ سے مشروط ہوتے ہیں

حضرت صاحب نے مفسر قرآن زمخشری کے حوالے سے فرمایا کہ اللہ کے رعب کا وعدہ مشروط تھا۔ ایسے وعدے تقویٰ کی شرط اور صبر کی شرط پر مشروط ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ پھر اگر دشمن اچانک بھی حملہ آور ہو جائے تو تب بھی اللہ مدد کرے گا اور غائبانہ طور پر تائید حاصل ہوگی۔ اور اگر صبر اور تقویٰ نہ دکھاؤ گے تو اللہ کا وعدہ پورا نہ ہوگا۔ چنانچہ جب درے کے تیر اندازوں نے اپنے امیر کی نافرمانی کی اور جگہ چھوڑ دی تو خدا نے اپنی مدد کھینچ لی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے یہاں پر ایک نیا نکتہ بیان فرمایا ہے۔ کہ یہاں پر دنیا سے مراد مال غنیمت یا لوٹ مار نہیں تھا بلکہ یہ بات تھی کہ جنہوں نے اپنی جگہ چھوڑی وہ وقتی فتح کی طرف نظر رکھ رہے تھے۔ جبکہ ان کے سردار عبد اللہ بن جبیر آخرت پر نظر رکھ رہے تھے۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور رضا ہی میں آخرت کا ثواب ہے۔ جو لوگ درے کو چھوڑ کر گئے وہ اس خیال سے گئے کہ اب فتح ہو گئی ہے لوگ حضرت نبی کریم ﷺ کے گرد فتح کے شادیانے بجاتے ہوئے جمع ہوں گے اور جشن فتح منایا جا رہا ہو گا۔ اس لئے آنحضرت کے پاس جایا جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہاں (بیت الفضل لندن) بھی لوگ جب کوئی اچھی خبر ہو تو آجاتے ہیں یہ مال غنیمت لوٹنے تو نہیں آتے۔ خوشی میں حصہ لینے آتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن جبیر کی نظر آخرت پر تھی کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خوشی کی خاطر یہیں بیٹھے رہتے ہیں اس کا جو لطف ہے وہ عارضی خوشی میں نہیں۔

حضرت صاحب نے دیگر تفاسیر کے حوالے سے تفسیر قاسمی کا ذکر فرمایا کہ اس میں بھی یہی بحث کی گئی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نے بھی اس آیت کی تشریح میں درہ چھوڑ کر جانے والوں کو کسی لوٹ مار کی خواہش سے وابستہ نہیں کیا بلکہ یہ کہا کہ ان کا خیال تھا کہ اب جبکہ فتح حاصل ہو گئی ہے تو اب بیٹھنے کا کیا مطلب؟ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک اور بات یہ بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت مصلح موعود نے غم بغم کے مضمون کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ نبی کریم کے وصال کی افواہ کا غم نہیں تھا کیونکہ اس سے یہ مضمون لینا پڑے گا کہ خدا نے بالارادہ حضرت نبی کریم ﷺ کو نقصان پہنچایا جبکہ یہ مطلب کسی طرح بھی لینا درست نہیں ہے۔

اُحد کی شکست سزا نہیں تھی

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ شکست سزا نہیں تھی بلکہ ایک فعل کا طبعی نتیجہ تھا۔ جیسے ایک ایکسیڈنٹ ہوتا ہے تو سینکڑوں اور بعض اوقات ہزاروں افراد متاثر ہوتے ہیں جن میں معصوم بچے بھی ہوتے ہیں۔ یہ کسی گناہ کی پاداش نہیں ہوتی۔ یہ قانون قدرت ہے جو کسی نیک و بد میں فرق نہیں کرتا۔ یہ واقعہ کاز اینڈ ایفیکٹ Cause and effect کا مضمون ہے۔ اس کا نتیجہ تو یہ بھی نکل سکتا تھا کہ سب کچھ ہاتھ سے جاتا رہتا لیکن یہاں پر اللہ کی مدد نے مداخلت کی اور اس فعل کا یہ نتیجہ ظاہر ہونے سے روک دیا۔ اور اللہ کی تقدیر خاص نے اپنا یہ وعدہ پورا کیا کہ نبی کریم ﷺ کو کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا مسلمان اس غم کو ہمیشہ محسوس کرتے رہے اور جا بجا احادیث میں یہ ذکر آتا ہے کہ ہم سے یہ کیسے ہو گیا کہ ہم نبی کریم ﷺ سے بچھڑ گئے۔ در حقیقت وہ ایک بے اختیاری کی کیفیت تھی۔ سوار فوج نے اچانک حملہ کیا تھا۔ پیدل فوج وہاں ٹھہر ہی نہیں سکتی تھی۔

عیسائی مستشرق بیل BELL کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ اتنا پاگل ہے کہ اس کو تو زیر بحث لانا ہی نہیں چاہئے۔ وہ آیتوں میں تبدیلی کی تجاویز پیش کرتا ہے۔ یہ اتنی فضول بات ہے کہ دیگر مستشرقین نے بھی اسے کوئی اہمیت نہیں دی۔ بلکہ ایک اور مستشرق نے تو اس بحث کو ہی بلا جواز قرار دیا ہے۔

بوسنیا میں تیل نہیں عراق میں تیل تھا

ایک اور مستشرق منٹگمری واٹ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا یہ بڑی چالاکی سے ایک مضمون کو دوسرے میں مدغم کر کے وساوس پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کو لوٹ مار کا الزام لگانے کا بڑا شوق ہے۔

حضرت صاحب نے سوال کیا کہ یہ عیسائی قومیں اور مغربی ممالک بوسنیا کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ صاف بات ہے کہ بوسنیا میں تیل نہیں ہے جبکہ کویت میں تیل موجود تھا۔ اس لئے اس کی راہ میں حائل ہر کسی کو قتل کرنا تمہارا طریق تھا۔ ایک چھوٹی سی طاقت عراق کو کچلنے کی خاطر دس اسلامی ممالک کو بھی ساتھ ملا لیا۔ یورپ کو بھی ساتھ ملا لیا اور پھر رائے عامہ حاصل کرنے کے لئے اربوں روپیہ خرچ کیا۔ پھر حملہ کیا۔ یہ سب کچھ کس لئے تھا؟ اقتصادی فوائد حاصل کرنے کے لئے ہی تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ تم مسلمانوں کی طرف یہی بات منسوب کرتے ہو۔ جو ۷۰۰ کی تعداد میں آئے تھے۔ کیسا جاہلانہ تصور ہے کہ ایک باقاعدہ جنگی فوج جس کی تعداد ۳ ہزار ہو اس کو لوٹنے کے لئے ۷۰۰- افراد حملہ آور ہو گئے ہوں۔ عقل سے عاری تو نہ بنو۔ صاف بات ہے کہ اپنے دفاع کے لئے نکلے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مسلمانوں کی طرف یہ بدنیتی منسوب کرنا سراسر ظلم اور سفاکی ہے۔

مغربی قوموں کا طرز عمل حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان مستشرقین کے درمیان ایک UN Written سازش چل رہی ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کی تائید کر کے ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں۔

ایک مستشرق وھیری کی تفسیر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا یہ بار بار باغیانہ طرز عمل کے الفاظ استعمال کرتا ہے کہ گویا نعوذ

باللہ صحابہؓ کے دل میں حضرت نبی کریم ﷺ سے بغاوت کا خیال آگیا تھا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ صحابہؓ میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جس نے کبھی دل میں بغاوت کا خیال بھی لایا ہو۔ غلط فہمیاں یا جھگڑے تو ہوئے تھے مگر بغاوت کا تو کسی کو خیال بھی نہ آیا تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نے بڑے غور سے اور بڑی گہری نظر سے ان لوگوں کے رد عمل کا مطالعہ کیا ہے۔ جب کوئی دشمن ان کے ہاتھوں سے مار کھا جائے تو اس سے نرمی کا سلوک کرتے ہیں۔ اور جب یہ خود کسی سے مار کھا جائیں تو کیڑے ڈالنے لگتے ہیں۔ مثلاً کرکٹ میں ہارے تو بال میں خرابی کرنے کے الزام لگانے لگے۔ اور اس طرح سے کسی نہ کسی طرح فتح کو ناکام بنانے کی کوشش کرتے رہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان کا دل یہ کہتا ہے کہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ۔

تھی خبر گرم کہ غالب کے اڑیں گے پرزے
دیکھنے ہم بھی گئے تھے پہ تماشا نہ ہوا

یہ سات سواتنی دور بھی گئے۔ مگر کچھ بھی نہ ہوا۔ کیونکہ آخری منطقی نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اللہ نے مسلمانوں کی مدد کی ورنہ کسی جنگ کا یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس جنگ احد میں صحابہ جو بکھرے ہیں تو اچانک حملے کی وجہ سے۔ اور اس وجہ سے کہ یہ اعلان ہو گیا کہ نعوذباللہ آنحضرت ﷺ کا وصال ہو گیا ہے۔

صحابہ کے پاؤں اچانک حملے سے اکھڑے تھے

حضرت صاحب نے فرمایا کہ کھیلوں میں بھی ایسا ہو جاتا ہے میں سکواش کھیلتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ جب اچانک ڈراپ شاٹ آجاتی ہے تو چاہے آپ پاس ہی کیوں نہ کھڑے ہوں ایسی صورت حال ہو جاتی ہے کہ بلّا ہلا بھی نہیں پاتے۔ اس لئے جنگ احد میں اچانک حملے کی وجہ سے پاؤں اکھڑنا ایسی بات ہرگز نہیں جس پر طعن کیا جائے۔ اور یہ کہا جائے کہ سارے صحابہؓ حضرت نبی کریم ﷺ کو چھوڑ گئے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ صرف ۵۔ افراد ایسے تھے جو چھوڑ کر گئے تو واپس نہیں آئے۔ باقی سارے صحابہؓ حضرت نبی کریم ﷺ کو ڈھونڈ رہے تھے۔ بعض پہاڑ پر چڑھ گئے اور بعض وہیں میدان جنگ میں حضرت نبی کریم ﷺ کو تلاش کرتے رہے۔

حضرت صاحب نے مثال کے طور بتایا کہ یہاں مغرب میں کچھ عرصہ پہلے ایک بڑا دردناک واقعہ ہوا۔ فٹ بال کا میچ تھا حاضرین میں سے پیچھے والوں نے دھکا دینا شروع کیا۔ جو لوگ آگے تھے وہ دھکیلے جا کر جنگلے سے لگ گئے۔ یہ بڑا مضبوط لوہے کا جنگلا تھا۔ لیکن پیچھے والے اس بری طرح دھکیل رہے تھے کہ ۳۰۔۴۰ افراد جنگلے کے ساتھ دب کر پچک کر ہلاک ہو گئے۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہاں بزدل یا غیر بزدل کا سوال نہیں تھا۔ پہلے ریلے کے بعد اچانک حملہ ہونے سے پاؤں اکھڑ گئے تو صحابہؓ لوٹے کہ دیکھیں کہ کیا ہوا ہے۔ یہ تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ جان بوجھ کر بغاوت کر کے بھاگ گئے۔ نعوذباللہ۔

حضرت صاحب نے تصعدون کی لغوی بحث میں فرمایا کہ حسن ظن کے نتیجے میں اس کے یہی معنے ہو سکتے ہیں کہ اپنے ارادے کے خلاف بے اختیاری میں بھاگے جا رہے تھے۔ دل نہیں چاہتا تھا۔ بعض ان میں سے ایسے تھے کہ پلٹے تو بے جگری سے لڑے اور آنحضرت ﷺ سے شہادت کی دعا کی اور پھر وہ سارے کے سارے شہید ہو گئے۔ ایسے لوگوں کو بھگوڑوں میں شامل کرنا بڑی بے حیائی کی بات ہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ کے وصال کی جب افواہ پھیلی تو صحابہ پر جو رد عمل ہوا وہ یہ تھا کہ بعض تو جان دینے لگے۔ بعض یک دم خاموش ہو کر رہ گئے۔ بعض ادھر ادھر ڈھونڈنے لگے۔ اور پھر جب آنحضرت ﷺ کی زندگی کی خبر ملی تو وہ اکٹھے ہو گئے۔ ان کو جو غم تھا وہ کسی مادی چیز کے کھونے کا نہیں تھا بلکہ کامیابی حاصل ہونے کے بعد نقصان ہونے کا غم تھا۔ حضرت نبی کریم ﷺ کے غم نے سارے غم بھلا دیئے تھے۔

آنحضرت سے محبت کی نادر مثال

اس کی مثال بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ جب مدینہ میں حضرت نبی کریم ﷺ کے بارے میں خبر پہنچی تو ایک عورت بے قرار ہو کر دوڑی اور احد کے پاس آ کر اس نے جو شخص اسے پہلے ملا اس سے حضرت نبی کریم ﷺ کا پوچھا۔ اس شخص نے جواب دیا اے عورت افسوس ہے کہ تیرا خاوند مارا گیا۔ اس نے کہا میں حضرت نبی کریم ﷺ کے بارے میں پوچھ رہی ہوں۔ اس شخص کو چونکہ آنحضرت ؐ کی زندگی کے بارے میں اطمینان ہو چکا تھا اس لئے اس نے پھر کہا اے عورت تیرا بھائی بھی مارا گیا ہے۔ اس عورت نے اس بات پر بھی کوئی توجہ نہ دی اور پھر پوچھا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کا کیا حال ہے؟ اس شخص نے پھر جواب دیا کہ اے عورت تیرا بیٹا بھی شہید ہو گیا ہے۔ اس عورت پر اس تیسرے غم کا بھی اثر نہ ہوا اس نے کہا کہ چھوڑو اس بات کو بھی۔ یہ بتاؤ کہ میرے آقا کو تو گزند نہیں آئی۔ تب اس کی نظر آنحضرت ﷺ پر پڑی۔ اس نے دیکھا تو دیکھتی ہی رہ گئی اور بڑا ہی پیارا ایمان سے معمور جملہ کہا 'اے میرے آقا! تجھے دیکھ کر تو ہر دوسری مصیبت دور ہو گئی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ جذبے چھوڑ کر دشمن کیسے اعتراض کر سکتے ہیں کہ صحابہؓ نعوذباللہ باغی ہو گئے تھے۔ ایک صحابیؓ کو حضرت نبی کریم ﷺ کے وصال کی افواہ پہنچی تو وہ کھجور کھا رہے تھے انہوں نے کھجور کی طرف دیکھ کر کہا کہ میرے اور جنت کے درمیان صرف تُو حائل ہے۔ یہ کہا اور دشمن پر ٹوٹ پڑے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اب کیا زندگی کا لطف ہے۔

حضرت صاحب نے کہا کہ اعتراض کرنے والے ایسے صحابہؓ پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ باغی ہو گئے۔ کوئی شرم و حیا ان کو نہیں آتی۔ ایسے صحابہؓ کے حالات دیکھ کر بھی جب ایسی باتیں کرتے ہو تو اپنی مکروہ صورتیں دکھاتے ہو۔ اور اس کے سوا کوئی بات نہیں حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان مستشرقین کی ان ظالمانہ حرکات کے خلاف دل میں اس طرح ابال اٹھتا ہے کہ زبان گنگ ہو جاتی ہے

حضرت صاحب نے اہل تشیع کے اعتراضات کا تفصیلی جواب دیا اور ان کے مخالفوں کو حکمت سے جوابات دینے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علیؓ کے بلند روحانی مقام کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔

احمدیوں کی کیفیات

حضرت صاحب نے فرمایا ہماری کیفیت تو اس وقت یہ ہے کہ ایک طرف دشمنان اسلام' اسلام پر حملہ کرتے ہیں تو دین حق کے دفاع کے لئے کوئی ان میں سے آگے نہیں آتا احمدی ہیں جو سینہ سپر ہو کر ظلم کی برچھیوں کو اپنے سینے پر لیتے ہیں۔ پھر جب پاکباز صحابہؓ پر حملہ ہوتا ہے تو اس وقت بھی احمدی ہی ہیں جو اپنے سینے تان کر سامنے آ کر کھڑے ہوتے ہیں اور اجازت نہیں دیتے کہ اس قسم کی ظالمانہ کارروائی کی جائے۔ ہماری کیفیت تو وہی ہے جو حضرت مصلح موعود نے اپنے ایک شعر میں بیان فرمائی تھی کہ۔

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں
اغیار کا بھی بوجھ اٹھانا پڑے ہمیں
یہ کیسا عدل ہے کہ کریں اور' ہم بھریں
اغیار کا بھی قضیہ چکانا پڑے ہمیں
تُن مدعی نہ بات بڑھاتا نہ ہو یہ بات
کوچے میں اس کے شور مچانا پڑے ہمیں

حضرت صاحب نے فرمایا' تانہ ہو' والی بات تو شعر کا طرز کلام ہے کوچے میں شور مچائے بغیر تو بات بنتی ہی کوئی نہیں۔

دعاؤں کی تحریک

یہ ہے جس کی طرف میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اپنے درد کو جب آپ یہ باتیں سنتے ہیں اور اپنے سینے میں محسوس کرتے ہیں اس درد کو دعاؤں میں بدلیں اور یہ نہ سمجھیں کہ ہم نے جواب دے دیا ہے۔ یہ بہت بڑی بڑی طاقتیں ہیں جو دین حق کے خلاف صف آرا ہو چکی ہیں۔ اور ان کے اندر آپس میں سمجھوتے ہیں۔ اور اس طرح اسلام کے اندر سے بھی اسلام پر حملہ آور طاقتیں ہیں۔ ان کا جواب دینے کی ہم میں طاقت نہیں ہے جب تک خدا کی مدد شامل نہ ہو۔ (-) اور وہ اس وقت حاصل ہو گا۔ جب اس کے کوچے میں شور مچائیں گے۔ پس اس رمضان میں خصوصیت سے ہر اک رنگ میں یہی مضمون جاری رہے گا چونکہ اس وقت اسلام کے خلاف حملوں کا تذکرہ ہو رہا ہے اور ہم دفاعی کارروائی میں مصروف ہیں اس لئے دعاؤں میں اللہ کے حضور اللہ کے کوچے میں شور مچائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ سعادت بخشے کہ ہم ان طاقتور قوموں سے ٹکرا جائیں اور دین حق کو غلبہ نصیب ہو اور دین حق کا بول بالا ہو۔ اور سچائی غالب آجائے اس بات کو آخر پر حضرت مصلح موعود یوں بیان کرتے ہیں۔

پھیلائیں گے صداقت .... کچھ بھی ہو جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں

ہم نے اس کام سے باز نہیں آنا جو مرضی ہم پر گزر جائے ناممکن ہے۔ اس لئے جو سر زمین اس وقت عیسائیت کا گڑھ ہے اس سر زمین سے میں اعلان کرتا ہوں' مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے عواقب کی۔ ہم ضرور ان کا جواب دیں گے۔ دیتے چلے جائیں گے جب تک ہمارے دم میں دم ہے۔ جب تک خون کا آخری قطرہ ہمارے جسموں میں موجود ہے۔ ہم اس مقدس فریضے سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس جہاد میں دعاؤں کے ذریعے میری مدد کریں اور میں دعاؤں کے ذریعے آپ کی مدد کروں گا۔

اس کے بعد حضرت صاحب سلام کہہ کر تشریف لے گئے۔

بقیہ صفحہ ۱

بھی بتایا ہے کہ جب حضرت بانی سلسلہ کا پادری عبداللہ آتھم سے مناظرہ ہو رہا تھا تو اس وقت وہیری صاحب پادری کے طور پر ہندوستان میں مقیم تھے۔ اس وقت یہ اپنے پادریوں کو مُہروں کے طور پر استعمال کیا کرتے تھے اور انہیں سکھاتے تھے۔ پیچھے رہ کر ان کانوں میں پھونکا کرتے تھے۔

حضرت صاحب نے اس آیت کے اس حصے کا حوالہ دیا جس میں منافقین نے کہا ہے کہ اگر ہمارا بھی حکومت میں دخل ہوتا تو ہم یہاں مارے نہ جاتے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا یہ پہلا ذاتی رجحان یہی تھا کہ ہم مدینے میں رہ کر مقابلہ کریں گے۔ جس طرح بعد ازاں جنگ احزاب میں کیفیت ہوئی۔ احد کے وقت منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی سلول کا بھی اتفاقاً یہی مشورہ تھا کہ مدینہ میں رہ کر مقابلہ کیا جائے۔ لیکن جب صحابہؓ نے شدت سے یہ مشورہ دیا کہ باہر نکل کر جنگ کی جائے تو آنحضرت ﷺ نے ان کے اصرار پر اپنا فیصلہ بدل دیا۔ اس پر عبداللہ بن ابی سلول ناراض ہوا کہ میرے مشورہ کو رد کر دیا گیا ہے۔ وہ پہلے تو ساتھ چلا لیکن کچھ دور آ کے اپنے ۳۰۰ ساتھیوں سمیت واپس چلا گیا۔ قرآن میں یہ بیان ہے کہ ایک طبقہ ایسا تھا جس کو نیند نہیں آئی۔ اب سوال یہ ہے کہ منافق تو وہاں تھے ہی نہیں۔ پھر یہ کس کا ذکر ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہی ہے کہ کچھ اور منافق بھی ان کے ساتھ تھے ان کو نیند نہیں آئی۔ اس کی وجہ ان کا اپنا اندرونی ہیجان تھا۔ جس کی وجہ سے وہ نمایاں ہو گئے تھے۔ اور ان کی منافقت عیاں ہو گئی۔

تفسیر قاسمی کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا جن کو اونگھ نہیں آئی تھی ان کو دراصل ان کی جانوں نے فکر مند کر رکھا تھا اور ان کو ڈر کی وجہ سے نیند نہیں آئی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ لوگ تھے جو بہکانے والوں کے بہکاوے میں نہ آئے۔ اور ساتھ آ کر جنگ میں شامل ہو گئے۔ لیکن ان کو اپنی جانوں نے فکر مند کر رکھا تھا۔ یہ مطلب زیادہ پسندیدہ ہے۔ رسول کریم ﷺ کے ساتھ جو لوگ تھے وہ کامل منافق نہیں ہو سکتے۔ زیادہ بہتر مطلب یہ ہے کہ یہ تقویٰ میں کمزور تھے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کون تھے۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں نے دیکھا ہے کہ تفسیر قاسمی اکثر اچھے نکات سامنے لاتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ کی نسبت بدظنی کرنا کمینے منافقوں کا کام ہے۔ چونکہ ان کا اپنا ایمان مستحکم نہیں تھا اس لئے عارضی شکست نے ان کو متزلزل کر دیا۔ وہ کہنے لگے کہ کیا پتہ ہے کہ ہماری حفاظت کی کوئی آسمانی تدبیر ظاہر ہوتی ہے یا نہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ سورہ فتح میں ایک آیت ہے جس میں لکھا ہے کہ منافق حضرت نبی کریم ﷺ کی بابت نعوذ باللہ برے وقتوں کی مار پڑنے کے انتظار میں تھے۔ اللہ فرماتا ہے کہ ان پر اپنی اور زمانے کی مار اور لعنت پڑے گی۔ نہ صرف زمانے کی مار بلکہ اللہ کا غضب ان پر پڑے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان آیات کو منافقوں پر چسپاں کر کے بڑے سخت معنی نکالے گئے ہیں لیکن یہ معنے میرے نزدیک آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک جہاد لوگوں پر اطلاق نہیں پاسکتے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ یہ معنے ان پر اطلاق پائیں جو پہلے ہی پیچھے رہ گئے تھے۔ اس مضمون کی تائید بھی بعض مفسرین نے کی ہے۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے کہ ان منافقوں کو یہ فکر ہو گئی کہ اب دشمن مدینہ پر حملہ آور ہو گا۔ اگر مسلمان ہماری بات مان لیتے تو ہم بچ جاتے۔ اب ہم بالکل محروم رہ جائیں گے نہ مسلمان ہمارے ساتھ ہوں گے اور نہ کفار ہمیں بخشیں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان کا جواب دیتے ہوئے اللہ نے فرمایا ہے کہ تم تو یہ بات کہتے ہو۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ مومن تو ایسے ہیں کہ اگر ان پر قتال فرض کیا جائے تو وہ ذوق و شوق سے اپنے مقتل کی طرف روانہ ہو جاتے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ سب کے لئے اللہ مقتل مقدر فرما دیتا بلکہ یہ مطلب ہے کہ جن کے لئے مقدر کر دیتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس میں کسی ایسے جبر کا ذکر نہیں ہے جو اللہ نے ان کے لئے لازم کر دیا ہو۔ بلکہ یہ ہے کہ اللہ کو علم ہے کہ ایسا ہونا تھا۔ اللہ کا علم اللہ کے فعل پر دلالت نہیں کرتا۔ جس طرح ماضی کا کوئی واقعہ ہو آپ کا علم اس واقعہ کا محرک نہیں ہوتا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص حادثے میں زخمی ہو کر گر جائے اور آپ کو پتہ لگے کہ اس طرح سے یہ واقعہ ہوا ہے تو آپ کو علم تو ہے لیکن آپ کا علم اس واقعے کا محرک نہیں بنا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ دو الگ الگ باتیں ہیں کہ علم والی بات کون سی ہے اور مقدر بات کون سی ہے۔ بعض باتیں مقدر ہونے کی وجہ سے لازم ہو جاتی ہیں اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ جیسے اللہ نے فرما دیا ہے کہ ہم نے لکھ چھوڑا ہے کہ اللہ اور رسول کا غالب ہوں گے۔ اس میں لکھ چھوڑا ہے سے مراد یہ ہے کہ یہ تقدیر مبرم ہے۔ اس میں خدا کا ارادہ شامل ہو جاتا ہے جیسے اللہ نے حضرت بانی سلسلہ کو بتا دیا کہ جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا اس کو میں لازماً رسوا کروں گا ایسا شخص ہمیشہ نامرادی کی حالت میں مرے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا اسی لئے میں نے ہدایت کی ہے کہ جو لوگ جماعت کی مخالفت میں گہرے طور پر ملوث ہیں ان کا پتہ رکھیں۔ یعنی جو لوگ محض لاعلمی میں مخالفت نہیں کرتے بلکہ بدنیتی سے ایسا کرتے ہیں اور دشمنی کرنا انہوں نے اپنا پیشہ بنا رکھا ہے ان کے بارے میں معلوم کریں تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ اللہ نے کس طرح اپنی وعید ان کے بارے میں پوری کر دی ہے۔

حضرت صاحب نے بعد ازاں مستشرقین کے اعتراضات کا ذکر فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ منٹگمری واٹ کہتا ہے کہ منافقین نے اللہ پر جھوٹا ظن کیا۔ یہ بات انہوں نے اپنی طرف سے زبردستی بنائی ہے۔ ایسی کوئی روایت موجود نہیں۔ اس کی وجہ ہے کہ عرب کے کفار تو اللہ کے بارے میں سوچا ہی نہیں کرتے تھے وہ تو ہمیشہ بتوں کے بارے میں سوچتے تھے اور بتوں کی طرف بات منسوب کرتے تھے کہ ان کا وبال مسلمانوں پر پڑے گا۔ اللہ کے بارے میں سوچنا تو بت پرست کی نفسیات سے ہی باہر ہے۔ اللہ کا حوالہ تو موحد کامل ﷺ کے ذریعے شروع ہوا۔ یا بعض اور موحد عرب میں تھے لیکن وہ مکہ سے باہر تھے۔

واٹ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس نے لکھا ہے کہ پہلے (حضرت) محمد (ﷺ) نے مسلمانوں کے مشورہ کو مانا۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ واضح تلبیس ہے۔ واٹ اچھی طرح جانتا ہے کہ یہ مسلمانوں کا خیال تھا ہی نہیں حضرت نبی کریم ﷺ کا ذاتی خیال تھا۔

پھر واٹ کہتا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت نبی کریم ﷺ کے ناقص پلان کی وجہ سے شکست ہوئی۔

حضرت صاحب نے فرمایا آج بھی ہم مڑ کر ان واقعات کو دیکھتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اس سے زیادہ اچھی جنگی چال ممکن نہیں تھی۔ آپ اپنے لشکر کو اس طرح پہاڑی کی اوٹ میں لے گئے کہ پہاڑ آپ کی پشت پر تھا۔ اور مدینہ سامنے تھا۔ بیچ میں کفار کا لشکر تھا۔ آپ نے بظاہر اس طریق سے خطرہ مول لیا ہے کہ اگر مسلمان کمزور بھی ثابت ہوئے تو مدینہ کی طرف نہ جا سکیں۔ یہ کشتیاں جلانے والا مضمون ہے۔ طارق بن زیاد نے مسلمانوں کو بتایا کہ اب ہم نے واپس جانے کا راستہ کشتیاں جلا کر خود بند کر دیا ہے اب واپس جانے کا کوئی راستہ نہیں کیونکہ پیچھے دریا ہے اور سامنے دشمن ہے۔ اس کردار سے مسلمانوں میں عظمت پیدا ہو گئی اور انہوں نے پورے زور سے حملہ کیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جنگ احد میں یہ طریق اختیار کر کے دشمن کو بھی آنحضرت ﷺ نے اس خطرہ میں مبتلا کر دیا کہ ہمارے پیچھے سے کوئی حملہ آور نہ ہو جائے۔ اس سے بہتر جنگی پلاننگ ممکن ہی نہ تھی۔ چونکہ آنحضرت ﷺ دشمن کی نفسیات سے پوری طرح آگاہ تھے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ فنون حرب پر لکھنے والے کہتے ہیں وہ جرنیل کامیاب ہوتا ہے جو دشمن کی نفسیات کو سمجھ جائے۔ نپولین کی کامیابی کا راز یہی بتایا جاتا ہے اور جب اسے شکست ہوئی تو اس کے بارے میں یہی کہا جاتا ہے کہ وہ سپین کے لوگوں کی نفسیات جاننے سے قاصر رہا۔

حضرت نبی کریم ﷺ دشمن کی یہ نفسیات جانتے تھے کہ وہ کبھی مدینہ پر حملہ نہیں کرے گا۔ کیونکہ اس طرح سے وہ سینڈوچ بن جائے گا۔ یہ زبردست حکمت عملی جنگی تاریخ کے باب میں ہمیشہ ستاروں کی طرح روشن رہے گی۔ اس کو ناقص کہنا حد درجہ بے وقوفی STUPIDITY ہے دوسری طرف وہ خود تسلیم بھی کرتا ہے کہ اگر درے والے نافرمانی نہ کرتے تو شکست نہ ہو سکتی تھی۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ مستشرق جان بوجھ کر بالارادہ دھوکہ میں ڈالنے کی بات کرتا ہے۔

اس مرحلے پر حضرت صاحب نے شیعہ مفسرین کی بعض باتوں کا بھی رد بیان فرمایا۔ اور اس کے بعد وقت ختم ہو جانے پر درس کا اختتام فرمایا۔

طاہر عمران خان

K-2 کے بیس کیمپ تک۔ کنکارڈیا ٹریک

پاکستان میں دنیا کے عظیم ترین سلسلہ ہائے کوہ ہمالہ' قراقرم اور ہندوکش واقع ہونے کی وجہ سے ہمارا وطن دنیا بھر کے کوہ پیماؤں اور کوہ نوردوں میں مشہور ہے۔ سلسلہ قراقرم میں دنیا کی دوسری بلند ترین اور پاکستان کی سب سے زیادہ بلند چوٹی K-٢ واقع ہے۔ جس کی بلندی ٨٦١١ میٹرز ہے۔ (نئی تحقیق کے مطابق K-٢ کی بلندی ٨٦١٦ میٹرز ہے مگر اس تبدیلی کا ابھی تک باضابطہ اعلان نہیں ہوا)

k-٢ چوٹی کے بیس کیمپ کا راستہ بہت طویل اور دشوار گزار ہے۔ بہت سے مشہور کوہ پیماؤں اور مصنفوں نے اسے بہت مشکل اور خطرناک ٹریک قرار دیا ہے۔

ہمارے کلب Proud Pakistani Explorers نے اس ٹریک کا انتخاب کیا تو تکنیکی مشکلات اور خطرات کے علاوہ بھی سب سے اہم مسئلہ رقم کی فراہمی بھی تھی جو اس طویل ٹریک کے لئے ہمیں درکار تھی۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے میں ان احباب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جن کی مالی اعانت سے ہم اس ٹریک کو کامیابی سے مکمل کرپائے۔

اس سلسلے میں سرفہرست مکرم و محترم چوہدری منیر نواز صاحب (شاہ تاج شوگر ملز) ہیں۔ جنہوں نے نہ صرف ہماری مالی معاونت کی بلکہ انتہائی شفقت اور شوق سے ہمارے پروگرام کی تفصیلات سنیں۔ اور قیمتی مشوروں سے بھی نوازا۔ آپ کے علاوہ مکرم و محترم مبشر دھلوی صاحب ہمارے کلب کی پہلے بھی حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں اور چوہدری تنویر اسلم صاحب جنہوں نے ہمارے انتظامات خصوصاً جہاز میں ہماری سیٹوں کا انتظام کروانے میں ہماری خصوصی مدد کی۔ ہم ان تمام احباب کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے ہمارے ٹریک کو کامیاب بنانے میں ہماری حوصلہ افزائی کی۔

اس مہم کے لئے راقم کے ساتھ طارق احمد جان ابن احمد جان صاحب ٹوپی' مقبول ندیم (بی) ابن محمود احمد صاحب باجوہ' زبیر احمد خان ابن سلطان سرور صاحب آف ٹوپی اور سجاد احمد علی جو مولوی نذیر احمد صاحب علی کے پوتے ہیں شامل تھے۔ میرے یہ چاروں نوجوان دوست میرے ساتھ کئی مرتبہ ٹریکنگ کر چکے تھے جس کی وجہ سے میں ان کی کارکردگی اور قوت ارادی سے بخوبی واقف اور مطمئن تھا۔

ہمارے ٹریک کا آغاز سکردو سے ٩٢ میل دور بلتستان کے ایک گاؤں اسکولے سے ہونا تھا۔ جہاں تک جیپ کے طویل اور تھکا دینے والے سفر کے بعد اگلے روز سے ہمیں پیدل چلنا شروع کرنا تھا۔

سکردو میں قیام کے دوران ہی وغیرہ نے ست پارہ جھیل کی سیر کے دوران فدا حسین نامی نوجوان کو بطور گائیڈ ساتھ لے کر جانا طے کرلیا تھا۔ اور اب اس کے ذمے جیپ کا انتظام اور دو پورٹرز مہیا کرنے تھے۔

علی الصبح جیپ والا آگیا اور ہم نے سامان باندھ کر سفر کا آغاز کیا۔ سکردو سے نکل کر دریائے سندھ کو تھورگو کے مقام پر عبور کیا۔ جہاں سے آگے ایک ریتلے میدان سے گزرنے کے بعد وادی شگر پہنچ جاتے ہیں۔

وادی شگر اپنے سرسبز کھیتوں اور اعلیٰ قسم کے پھلوں کی وجہ مشہور ہے۔ یہاں سے چند کلومیٹر آگے مشوپی کے مقام پر ایک سرکاری فروٹ فارم بھی ہے۔ جہاں پر اعلیٰ درجے کے پھلوں کا باغ ہے۔ مزید آگے حیدر آباد اور پھر داسو آجاتا ہے جہاں پر دریائے برالدو اور دریائے باشا مل کر دریائے شگر بناتے ہیں۔ یہاں سے ہمیں دائیں ہاتھ' دریائے برالدو کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھنا تھا۔

اسکولے پہنچنے پر ہمیں شدید بارش کا سامنا کرنا پڑا۔ جس کی وجہ سے ہم ٹینٹوں میں محدود ہو کر رہ گئے۔ اگلے روز ہمیں دو پڑاؤ کا سفر طے کرتے ہوئے بردومل پہنچنا تھا۔ راستے میں ہم نے بیافو گلیشئر کا زیریں حصہ عبور کیا اور پھر آگے پنماہ گلیشئر سے آنے والے ڈمرڈو کو عبور کرکے دوسری جانب ٹینٹ لگا لئے۔ یہاں پر دریا کو کراس کرنے کے لئے جھولا لگا ہوا ہے۔ اسی کے ذریعے دریا عبور کرنا پڑتا ہے اس لئے اس جگہ کو جھولا بھی کہتے ہیں۔

اگلے دن پھر دو پڑاؤ طے کرتے ہوئے پایو (paiyu) پہنچے۔ پہاڑ کی ڈھلان پر ایک درختوں کا جھنڈ ہے اور یہی جگہ کیمپنگ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ کیمپنگ کا نام پایو پہاڑ کے نام پر ہے۔ مگر چوٹی یہاں سے نظر نہیں آتی بلکہ کچھ آگے جانے کے بعد پایو کی خوبصورت چوٹی نظر آتی ہے۔

پایو سے کچھ آگے دریائے برالدو اپنے ماخذ بالتورو گلیشئر میں گم ہو جاتا ہے اور آگے تمام راستہ اسی گلیشئر پر ڈھونڈنا پڑتا ہے۔ کیونکہ گلیشئر کی شکست و ریخت کے باعث راستے کے نشان مستقلاً قائم نہیں رہتے۔

گلیشئر کو ترچھے رخ عبور کرکے للی وا اور للی گو سے گزرتے ہوئے کھبرسے (Khabursay) پہنچ جاتے ہیں۔ مگر سخت ٹریک اور تھکان کے باعث کھبرسے میں ہی قیام کرلیا۔

اگلے روز دو گھنٹے چل کر ہم لوگ اردوکس پہنچ گئے۔ جو جنگلی گلابوں اور دوسرے پھولوں کے درمیان میں واقع خوبصورت جگہ ہے۔ یہ کیمپنگ ٤١٣٠ میٹرز بلند اردوکس چوٹی کے دامن میں واقع ہے۔

اردوکس سے آگے گورو ٢ تک کا راستہ ٹریک کا سخت ترین حصہ ہے۔ یہی سے گورو اکا راستہ بھی نکلتا ہے۔ گلیشئر میں بار بار چڑھائیاں چڑھنے اور نیچے اترنے کے بعد گلیشئر کے درمیان میں پہنچ جانے پر راستہ قدرے آسان ہو جاتا ہے۔ اس ٹریک کی ایک خصوصیت ہے کہ تمام راستہ ٹیلی فون لائن رہنمائی کرتی رہتی ہے۔

گورو ٢ میں کیمپنگ کے لئے کوئی زمین نہیں ہے بلکہ برف اور پتھروں پر ہی ٹینٹ لگانا پڑتے ہیں۔ یہاں کی بلندی ٤٥٠٠ میٹرز ہے اور اس بلندی پر رات کو عموماً درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے چلا جاتا ہے۔ مگر ہمارے ٹینٹ اور سلیپنگ بیگ عمدہ قسم کے ہونے کے باعث اور دن بھر کی شدید تھکان کے بعد رات شدید نیند کی بے ہوشی کے عالم میں گزری اور کسی تکلیف کا احساس نہیں ہوا۔ اردوکس سے آگے ہمارے اردگرد پہاڑ مزید بلند ہو چکے تھے اور ہر طرف شاندار چوٹیاں کھڑی تھیں۔ ہمارے بالکل سامنے گشربرم ٤ کی خوبصورت چوٹی موجود تھی۔ جو سامنے سے برالدوئی کی وادی کو بند کئے دیتی ہے۔ گشربرم ٤۔ 7925 میٹرز بلند ہونے کی وجہ سے ٨٠٠٠ میٹرز والی چوٹیوں کے گروپ میں شمار نہیں ہوتی۔ مگر اپنی شان و شوکت اور خوبصورتی کی وجہ سے اپنا علیحدہ مقام رکھتی ہے۔ ١٩٥٨ء میں اطالوی لیڈر ریکارڈو کیسن کی ٹیم پہلی ہی کوشش میں ٦ ستمبر کو چوٹی کو سر کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ والٹر بونانی اور کارلو فوری چوٹی پر پہنچنے والے پہلے افراد تھے۔

اگلے روز ہر کسی کو کنکارڈیا پہنچنے کی جلدی تھی۔ جب کہ راستہ بھی تھوڑا رہ گیا تھا اب براڈ پیک بھی نظر آنے لگی تھی۔ ہمارے بائیں ہاتھ مستاغ پیک اور مستاغ ٹاور دکھائی دے رہے تھے۔ ٤ گھنٹے میں ہم لوگ کنکارڈیا پہنچ گئے۔ کنکارڈیا میں ہماری آمد کی اطلاع پہلے سے پہنچ چکی تھی فوجی جوانوں نے اپنے کیمپ سے کافی آگے آکر ہمیں خوش آمدید کہا۔ تعارف کے بعد ہمیں مزے دار انرجائل ملا شربت پیش کیا اور چائے بھی پیش کی گئی۔

کنکارڈیا میں پہلے سے ایک دو ٹریکنگ کچھ کوہ پیما ٹیمیں اور کچھ واپس جانے والے مختلف ٹیموں کے بیمار ممبرز موجود تھے۔ مقامی لوگوں' گائیڈز اور فوجیوں کے مطابق یہاں تک پہنچنے والا خصوصاً طلباء کا یہ پہلا گروپ تھا اور تمام افراد ہماری حوصلہ افزائی کر رہے تھے اور خوش بھی تھے کہ پاکستان میں بھی اس قسم کے کھیل یا مشغلے رواج پا رہے ہیں۔ یہ بات سن کر کہ ہم وہ پہلا پاکستانی گروپ ہیں جو یہاں پہنچا ہے ہمارے نوجوان ممبرز بہت خوش تھے غیر ملکیوں نے بھی گرم جوشی کا اظہار کیا۔

کچھ دیر کی بات چیت کے بعد فدا حسین وغیرہ نے خیمے نصب کر دیئے تھے۔ یہاں پر ہم ٤٧٢٠ میٹرز کی بلندی پر تھے پتہ چلا کہ کے ٹو کا بہترین منظر چند سو گز مزید آگے چل کر دکھائی دیتا ہے۔ موسم بہترین تھا اس لئے فوراً کیمرے اٹھائے اور چل پڑے آج کے دن ہم صرف ٤ گھنٹے چلے تھے۔ سامنے وہی گیشر برم ٤ موجود تھی۔ دائیں جانب چند خوبصورت اور حسین چوٹیاں تھیں۔ ہم لوگ مترے پیک کے بالکل نیچے خیمہ زن تھے۔ جو کہ چوغولیزا' گولڈن تھرون اور سیاکانگری آگے پیچھے دکھائی دیتی تھیں۔ بائیں جانب پہاڑوں میں بدصورت ترین براڈ پیک تھی اور نالے کے اختتام پر کسی محافظ کی طرح سر اٹھائے پر غرور پہاڑوں کا بادشاہ' شاہ گوری' چھگوری' گوڈون آسٹن یا سب کی کے ٹو موجود تھی۔ کیپٹن ٹی جی منٹگمری پہلا شخص تھا جس نے ١٨٥٦ء میں سلسلہ قراقرم کا سروے کیا۔ "کے" قراقرم کا مخفف رکھتے ہوئے۔ اس نے مختلف چوٹیوں کو کے ون۔ کے ٹو اور کے تھری وغیرہ کے نام دیئے اس نے کے ٹو کو تمام چوٹیوں سے بلند جانتے ہوئے اس کی بلندی کا اندازہ ٨٦١٩ میٹرز لگایا۔ جو ١٩٨٨ء کی جدید ترین آلات

سے پیمائش ۸۶۱۶ میٹرز سے صرف تین میٹرز زیادہ ہے اس سے پہلے ایک عرصہ تک ایورسٹ کے بعد کنچن چنگا کا شمار بلندی میں دوسرے نمبر پر ہوتا رہا ہے۔

لیفٹین گوڈون آسٹن نے ۱۸۶۱ء میں بالتورو گلیشئر کا اور کے ٹو کا سروے کیا اور اسی کے نام پر اس کا نام گوڈون آسٹن پہاڑ کہلایا جو زیادہ مشہور نہ ہو سکا کے ٹو کی چوٹی کو سر کرنے کی پہلی کوشش ایک بین الاقوامی ٹیم نے ۱۹۰۲ء میں کی مگر کامیاب نہ ہو سکی۔ اس کے بعد کئی ٹیموں کی ناکام کوششوں کے بعد ۱۹۵۴ء میں پروفیسر اردت دے سیو (Ardti Desio) اطالوی کوہ پیماؤں کی ٹیم لے کر پاکستان آئے۔ اس ٹیم کے دو کوہ پیما اچیلی کیمپنگ نونی (Achille Comgagnoni) اور لینو لیس ڈیلی (Lino Lacedelli) ۳۱۔ جولائی ۱۹۵۴ء کو شام چھ بجے کے۔ ٹو کی چوٹی سر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ پاکستان سے آج تک صرف دو کوہ پیما اشرف امان اور نذیر صابر اس چوٹی کو سر کرنے کا اعزاز حاصل کر پائے ہیں۔ کنکارڈیا پر تمام رات برف باری ہوتی رہی جس کی وجہ سے اگلے روز ہمیں بیس کیمپ کے راستے پر جگہ جگہ نرم برف پر چلنا پڑا۔ تقریباً ۳ گھنٹے کے بعد ختم براڈ پیک بیس کیمپ پہنچ گئے

براڈ پیک کی بلندی ۸۰۴۷ میٹرز ہے۔ اور دنیا میں اونچائی کے لحاظ سے اس کا مقام ۱۲۔ واں ہے یہ پاکستان میں چوتھی بلند ترین چوٹی ہے۔ پہلی مرتبہ آسٹریا کی چار رکنی ٹیم نے مارکس کی قیادت میں ۹ جون ۱۹۵۷ء کی شام اسے سر کیا۔

کے ٹو بیس کیمپ پر کئی ٹیمیں خیمہ زن تھیں۔ اس سال کے ٹو سر کرنے والی پہلی ٹیم سلوانیہ کی تھی جس کے پانچ ممبرز چوٹی تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ جبکہ ان کا ایک ساتھی اس کوشش میں جان گنوا بیٹھا۔

موسم صبح سے خراب تھا اور اب مزید خراب ہو چکا تھا۔ زبیر اور سجاد کی طبیعت کچھ خراب تھی جب کہ بی کے پیر میں چھالہ بن چکا تھا۔ طارق البتہ فٹ تھے۔ بہرحال ہمیں رات سے پہلے واپس کنکارڈیا پہنچنا تھا۔

کنکارڈیا پر فوجی بھائیوں نے ہماری شاندار دعوت کی اور اگلے روز صبح ہمیں خدا حافظ کہا۔

اسکردو سے چلنے کے بعد اور واپسی تک راستے میں ہر ملنے والے شخص نے ہماری بہت حوصلہ افزائی کی اور بتایا کہ یہ کنکارڈیا جانے والا پہلا خصوصاً" طالب علموں پر مشتمل گروپ ہے۔ اور ہر جگہ مقامی لوگوں نے انتہائی گرمجوشی سے استقبال کیا۔ ان کی مہمان نوازی سے ہم لوگ بہت لطف اندوز ہوئے۔ ہمیں کنکارڈیا سے واپس اسکولے پہنچنے میں صرف ساڑھے تین دن خرچ ہوئے اور وہاں سے بذریعہ جیپ بخیریت سکردو پہنچ گئے۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا یہ مشکل ٹریک بخیریت مکمل ہوا۔

Mt. Fverest Base camp Trek (Nepal)

سال ۱۹۹۴ء کے لئے مجوزہ پروگرام میں ماؤنٹ ایورسٹ بیس کیمپ (نیپال) ٹریک اور پاکستان میں سب سے لمبا گلیشیائی ٹریک بیافو ہسپر Biafo/Hispar.Glacier شامل ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ہمارے مجوزہ پروگرام کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ ڈاکٹر توقیر احمد صاحب سابق انچارج نصرت جہاں کلینک کانو (نائیجیریا) حال لاہور بعارضہ دل بیمار تھے گذشتہ ہفتہ ان کے دل کا بائی پاس اپریشن ہوا ہے۔

احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب فون: ۶۴۳

M.T.A کی نشریات بالکل صاف اور واضح دیکھنے کیلئے
۸ فٹ مضبوط اور معیاری مکمل ڈش انٹینا
امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ ۹۵۰۰ روپے میں
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون: ۳۰۸۰۶ رہائش ۶۸۰۳۷۳

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر
الرحیم جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی۔ فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299

ایک وقت میں تین کام
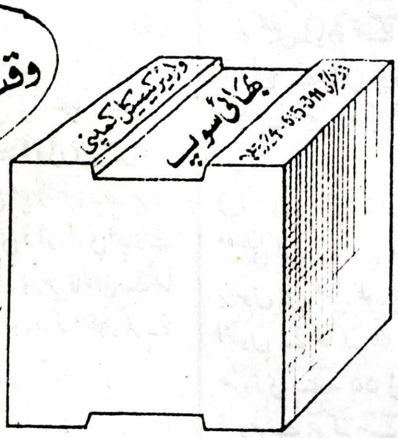

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

WARRIOR بھائی سوپ رجسٹرڈ WARRIOR
وزن میں پورا ○ معیار میں اعلیٰ
بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔
اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں۔
وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد
فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۷۱۷۷۶۴ - ۴۷۷۶۴
فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰/۲۴

خبریں

ربوہ : 28- فروری- 1994ء
آج دھوپ نکلی ہوئی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن محاذ آرائی پر تلی ہوئی ہے جبکہ ہم ہمیشہ مفاہمت کی کوشش کرتے رہے ہیں لیکن اگر اپوزیشن نے اپنا یہ رویہ جاری رکھا تو حکومت سخت رویہ اختیار کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ محاذ آرائی سے اپوزیشن نے پہلے صدارت کا عہدہ کھویا پھر سرحد کھو دیا۔ فلور کراسنگ کا قانون بنائے جانے کا موقعہ بھی اپوزیشن نے خود ہی ضائع کیا۔

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنی پریس کانفرنس میں بتایا کہ حزب اختلاف ۵- کروڑ روپے کی چینی خرید کر ذخیرہ کرنے کی فکر میں ہے تاکہ ملک میں چینی کی قلت پیدا کرکے نیا مسئلہ کھڑا کیا جاسکے۔

○ قائد حزب اختلاف نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر حکومت کے خلاف احتجاج حب الوطنی کا تقاضہ ہے۔ اور اس طرح کی وزیر اعظم کے خلاف جہاد عبادت ہے۔ انہوں نے کہ غداروں اور آئین کی دھجیاں بکھیرنے والوں کو پاکستان پر حکومت کا کوئی حق نہیں۔

○ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن نے سرحد اسمبلی پر دوسرے روز بھی قرارداد کی اجازت نہ ملنے پر واک آؤٹ کیا۔ وزیر قانون نے کہا کہ صوبائی اسمبلی اس قرارداد کو منظور کرنے کا اختیار نہیں رکھتی۔

○ پشاور ہائی کورٹ کے فل بنچ نے قرار دیا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم سے پوچھ گچھ کا اختیار عدالت کو حاصل ہے۔ عدالت نے مزید کہا کہ آئینی حدود سے تجاوز کے بارے میں سپیکر کے خلاف شکایات کی سماعت کی جاسکتی ہے۔

○ صوبہ سرحد کے معطل وزیر اعلیٰ پیر صابر شاہ نے سرحد اسمبلی کے متعلق صدارتی فرمان کو عدالت میں چیلنج کر دیا ہے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ میں آئین کی بالادستی کو اپنا اولین فرض سمجھتا ہوں۔

○ سانحہ مسجد ابراہیمی کے سلسلے میں سینٹ میں اسرائیل کے خلاف قرارداد مذمت متفقہ طور پر منظور کر لی گئی۔ وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں کہا کہ پاکستان فلسطینیوں کے کاز کی حمایت جاری رکھے گا۔

○ قاضی حسین احمد کو تیسری مرتبہ جماعت اسلامی کا امیر چن لیا گیا ہے۔ ۹۷ فی صد ارکان نے ووٹنگ میں حصہ لیا جبکہ قاضی حسین احمد نے ۷۷ فی صد ووٹ حاصل کئے۔

○ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات سلمان تاثیر کو جرم ثابت نہ ہونے پر بری کر دیا ہے۔

○ پی ایل او کے سربراہ یاسر عرفات اسرائیل سے مذاکرات کے لئے دوبارہ رضا مند ہو گئے ہیں۔ قبل ازیں سانحہ مسجد ابراہیمی کے بعد تنظیم آزادی فلسطین نے بطور احتجاج مذاکرات سے اپنی ٹیم واپس بلانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

○ معلوم ہوا ہے کہ وفاقی حکومت ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین پر غداری کا مقدمہ چلانے اور انٹرپول کے ذریعے گرفتار کرنے کی تجویز پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔

○ پٹرولیم اور قدرتی وسائل کے وفاقی وزیر انور سیف اللہ نے سابق وزیر چوہدری نثار علی خان کی طرف سے پٹرولیم پالیسی پر مناظرے کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے کہا کہ عید کے بعد کسی بھی دن تفصیلی بحث کریں۔

○ سابق چیئرمین بھارتی ایٹمی توانائی کمیشن نے کہا ہے کہ بھارت ایٹمی میدان میں پاکستان سے کہیں زیادہ آگے ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے پاس یورنیم افزودہ کرنے کی صلاحیت نہیں امریکہ کو غلط فہمی میں رکھا گیا ہے۔

○ وفاقی وزیر برائے پانی و بجلی ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ لوڈشیڈنگ اگلے تین برسوں میں مکمل طور پر ختم کر دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر از حد ضروری ہے۔ ۵۵ فی صد آبادی بجلی سے محروم ہے جو کہ سب کے لئے شرم کی بات ہے۔

○ افغانستان کے دارالحکومت کابل پر راکٹوں کے حملے سے ۵۰ افراد ہلاک اور ۳۵ سے زیادہ زخمی ہو گئے۔ راکٹ صدر ربانی کے قبضہ والے علاقے میں گرے کابل میں پاکستان کے خلاف مزید مظاہرے ہوئے اور ان مظاہروں میں ہائی جیکروں کی لاشیں واپس کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

○ سرحد کے معطل وزیر اعلیٰ صابر شاہ اور ان کے ساتھیوں کو پشاور ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ ان کی حالت اب خطرے سے باہر ہے۔ وہ گذشتہ روز حادثے میں زخمی ہو گئے تھے۔

لیڈیز، جینٹس اینڈ چلڈرن شوز کی
نئی ورائٹی بارعایت خرید فرمائیں۔
نیو رشید بوٹ ہاؤس
گولبازار ربوہ

دانتوں کا معائنہ
مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ
رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴½ بجے تا ۸½ بجے شام

CSI — CURATIVE SMELLS INTERNATIONAL
نزلہ، زکام اور کھانسی
فلو کیوریٹو سمیل
FLU CURATIVE SMELL
سونگھنے سے بفضلہ تعالیٰ بہت
جلد ٹھیک ہو جاتے ہیں
نیز
فیور کیوریٹو سمیل
FEVER CURATIVE SMELL
سونگھنے سے ہر قسم کا بخار بہت جلد اتر جاتا ہے۔ یہ دونوں سمیلز موسم سرما کی اکثر تکالیف کا فوری علاج ہیں!
قیمت: فی سمیل 20.00 روپے
7 سات کیوریٹو سمیلز 150.00 خوبصورت پرس میں
علاوہ ڈاک خرچ 10 روپے
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ پاکستان
سیلز آفس 211283 ہیڈ آفس 771 کلینک 606

بفضلِ خدا تعالیٰ ہم انٹرنیشنل معیار کے
بہترین ڈش انٹینا بناتے ہیں
یہی وجہ ہے کہ ہمارے ڈش انٹینا عام ڈش انٹینا
کی نسبت بہترین رزلٹ دیتے ہیں
بہترین تصویر | ڈش انٹینا کی ٹیکنالوجی میں اب بہت آگے | صاف آواز
ڈش ماسٹر ربوہ
اقصیٰ روڈ
فون: 211274 (0092) 04524 رہائش: 212487
پروپرائٹر: بشارت احمد خان

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں
کی خاطر حضرت حکیم نظام جان کے فرزند
حکیم عبدالحمید اعوان کا
ماہانہ پروگرام
• ۵ تا ۷ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد ڈیٹر بکس اقصیٰ چوک
ربوہ فون: ۹۰۶
• ۱۰ تا ۱۲ تاریخ
سیکٹر آئی ۲/۲ گلی ۳۲ اسلام آباد
• ۱۵ تا ۱۶ تاریخ
مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ
• ۲۱ تا ۲۳ تاریخ
مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی
فون: ۵۴۸۱۷۹ PP
• ۲۵ تا ۲۷ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی
حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۵۱۰۵۴۴ PP
باقی دنوں میں
مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس
جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے
گوجرانوالہ فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

داخلہ شروع ہے
منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب
ناصر کنڈر گارٹن
دارالرحمت وسطی ربوہ
نرسری تا مڈل داخلہ شروع ہے
پرنسپل
ناصر کنڈر گارٹن ربوہ